محمد وسیم اختر مفتی

حضرت عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عبداللہ بن مظعون قبیلۂ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے دادا کا نام حبیب بن وہب تھا۔اپنے پانچویں جد جمح بن عمرو کی نسبت سے وہ جمحی کہلاتے ہیں۔کعب بن لؤی پر ان کا شجرۂ نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک سے جا ملتا ہے۔آپ مرہ بن کعب، جب کہ عبداللہ ہصیص بن کعب کی اولاد میں سے تھے۔ہصیص جمح کے دادا اور حضرت عبداللہ بن مظعون کے ساتویں جد تھے۔حضرت عبداللہ کی والدہ سخیلہ بنت عنبس بھی بنو جمح سے تعلق رکھتی تھیں۔حضرت عثمان بن مظعون ان کے سگے اور حضرت قدامہ بن مظعون سوتیلے بھائی تھے۔حذافہ بن جمح حضرت عبداللہ کے لکڑ دادا (دادا کے دادا) ہونے کے ساتھ ان کے لکڑ نانا (نانا کے دادا) بھی تھے۔حضرت عبداللہ کے چچا معمر بن حبیب زمانۂ جاہلیت میں ہونے والی جنگ فجار کے ایک کمانڈر تھے۔ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر حضرت عبداللہ کی بھانجی تھیں، ان کی والدہ کا نام حضرت زینب بنت مظعون تھا۔ابو محمد حضرت عبداللہ بن مظعون کی کنیت تھی۔

مکہ کی گھاٹیوں میں رسول آخر الزمان کی بعثت سے آفتاب اسلام چمکا تو کچھ نیک فطرت اصحاب اس کی روشنی پانے کے لیے لپکے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں انھیں 'اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* کا نام دیا ہے۔''السیرۃ النبویۃ'' میں ابن ہشام نے ابن اسحاق کے حوالے سے ان کی فہرست دی ہے۔اس ترتیب میں جو بادی النظر میں زمانی (chronological) لگتی ہے، حضرت عبداللہ بن مظعون کا پندرھواں نمبر ہے۔حضرت عبداللہ کے بھائی حضرت

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

عثمان بن مظعون، حضرت قدامہ بن مظعون اور بھتیجے حضرت سائب بن عثمان بھی ان کے ساتھ نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی دارارقم میں تبلیغ ودعوت کا سلسلہ شروع نہ کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مظعون کو حبشہ و مدینہ، دونوں ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا۔ رجب ۵ /نبوی (۶۱۵ء) میں جب کمزور اہل ایمان پر قریش مکہ کا ظلم وستم عروج پر تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم اس سرزمین جور وستم سے ہجرت کیوں نہیں کر جاتے؟ انھوں نے پوچھا: کہاں جائیں؟ آپ نے حبشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وہاں ایسے بادشاہ کی حکمرانی ہے جو اپنی سلطنت میں ظلم روا نہیں رکھتا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کی قیادت میں پندرہ اہل ایمان حبشہ روانہ ہوئے، پھر حضرت جعفر بن ابوطالب کی سربراہی میں دو کشتیوں پر سوار سڑسٹھ اہل ایمان کا دوسرا گروپ نکلا۔ حضرت عبداللہ بن مظعون اسی گروپ میں شامل تھے۔ یہ پہلی ہجرت حبشہ تھی۔ دونوں گروپوں کے مہاجرین کی مجموعی تعداد تراسی (ایک سونو: ابن جوزی) تھی۔

شوال ۵/نبوی میں قریش کے قبول اسلام کی افواہ حبشہ میں موجود مسلمانوں تک پہنچی تو ان میں سے کچھ کشتی پر سوار ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب یہ خبر غلط ثابت ہوئی تو ان میں سے چند حبشہ لوٹ گئے، تاہم حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن عوام، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن مظعون، ان کے دو بھائی حضرت عثمان بن مظعون، حضرت قدامہ بن مظعون اور ان کے بھتیجے حضرت سائب بن عثمان ان تینتیس اصحاب میں شامل تھے جنھوں نے دوسری ہجرت حبشہ میں حصہ نہ لیا اور مکہ ہی مقیم ہو گئے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہجرت حبشہ سے لوٹنے کے بعد کئی برس گزر گئے، مگر مکہ میں رہنے والے اہل ایمان کی کلفتیں ختم نہ ہوئیں۔ مسلمانوں کا جینا دوبھر ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: مجھے تمھارا دار ہجرت دکھا دیا گیا ہے، میں نے دیکھا کہ یہ کھجوروں والی زمین شور ہے جو دو سیاہ سنگلاخ سرزمینوں میں گھری ہوئی ہے (بخاری، رقم ۲۲۹۷)۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ خواب میں کھجوروں والی سرزمین دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ یہ نجد کا شہر یمامہ یا یمن یا بحرین کا مقام ہجر ہو گا، لیکن یہ یثرب نکلا (بخاری، رقم ۳۶۲۲)۔

۱۳/نبوی (۶۲۲ء) میں بیعت عقبۂ ثانیہ ہوئی۔ یثرب سے حج پر آنے والے اوس وخزرج کے ستر مردوں اور دو عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر قبول حق اور نصرت اسلام کی بیعت کی۔ اب مدینہ کا دار ہجرت ہونا متعین ہو گیا، اس لیے آپ نے صحابہ سے فرمایا: اللہ نے تمھارے لیے بھائی بند اور گھر مہیا کر دیا ہے

جہاں تم اطمینان سے رہ سکتے ہو۔تم میں جو وہاں جانا چاہتا ہے، چلا جائے۔صحابہ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی صورت میں مکہ سے نکلنے لگے۔سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت عمرو بن ام مکتوم مدینہ پہنچے، پھر حضرت عمار بن یاسر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت بلال نے ہجرت کی (بخاری، رقم ۳۹۲۵)۔ان کے بعد حضرت ابوسلمہ، ان کی اہلیہ، حضرت عامر بن ربیعہ، ان کی اہلیہ حضرت ام عبداللہ، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوحذیفہ اور حضرت عبداللہ بن جحش نے شہر ہجرت کا رخ کیا۔حضرت عمر بیس افراد کے قافلہ کے ساتھ مدینہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کی آمد ہوئی۔حضرت عبداللہ بن مظعون نے مکہ کے گھر کو تالا لگا کر پورے کنبے سمیت ہجرت کی۔

حضرت عبداللہ بن مظعون، ان کے بھائی حضرت عثمان بن مظعون، حضرت قدامہ بن مظعون اور حضرت معمر بن حارث مدینہ میں حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مہمان ہوئے۔حضرت عثمان بن مظعون بعد میں حضرت ام علا انصاریہ کے گھر منتقل ہو گئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی (بخاری، رقم ۷۰۰۴)۔

مدینہ تشریف آوری کے پانچ ماہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک کے گھر تشریف لے گئے اور مہاجرین وانصار میں مواخات قائم فرمائی۔آپ نے کل پینتالیس مہاجرین کو اتنے ہی انصار کا بھائی بند قرار دیا۔یہ بھائی چارہ محدود نہ تھا، مدنی زندگی کے ابتدائی دو سال میں مہاجر وانصار بھائی ایک دوسرے کی وراثت بھی پاتے رہے۔اس موقع پر آپ نے حضرت سہل بن عبید (یا سہل بن عبیداللہ) کو حضرت عبداللہ بن مظعون کا انصاری بھائی قرار دیا۔دوسری روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن مظعون کی مواخات حضرت قطبہ بن عامر سے قرار پائی۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں ستر سے زیادہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسلمانوں کو قتال سے روکا کیا گیا۔اہل ایمان کو مدینہ ہجرت کیے دوسرا سال تھا کہ اللہ کا فرمان اترا:

اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُۨ. الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ.
(الحج ۲۲: ۳۹-۴۰)

’’(قتال کی) اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیے گئے، صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔‘‘

اس اذن خداوندی کے بعد غزوات وسرایا کا سلسلہ شروع ہوا۔اسی سال ماہ رجب (۶۲۳ء) میں سریۂ عبداللہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بن جحش ہوا جس میں قریش کا عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ رمضان ۲ھ میں قریش ابن حضرمی کا بدلہ لینے اور شام سے آنے والے ابوسفیان کے تجارتی قافلے کی حفاظت کے لیے آمادہ بہ جنگ ہوئے۔ یہ معرکۂ فرقان ۱۷/ رمضان ۲ھ (۱۳/ مارچ ۶۲۴ء) میں مدینہ سے ایک سو ساٹھ میل دور میدان بدر میں برپا ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مظعون اور ان کے بھائیوں حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت قدامہ بن مظعون نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔

ہجرت مدینہ کے اڑھائی سال بعد حضرت عثمان بن مظعون بیمار پڑ کر فوت ہوئے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے حکم پر انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا، وہ اس تاریخی قبرستان میں ابدی نیند سونے والے پہلے یا دوسرے مسلمان تھے۔ حضرت عبداللہ بن مظعون، حضرت قدامہ بن مظعون، حضرت سائب بن عثمان اور حضرت معمر بن حارث قبر میں اترے، جب کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے پر کھڑے رہے۔

۱۵/ شوال ۳ھ (جنوری ۶۲۵ء): ابوسفیان نے جنگ بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے اپنا اور اپنے شرکاے تجارت کا تمام نفع صرف کیا، مکہ کی عورتوں نے اپنے زیور ڈالے۔ اس طرح تین ہزار کی فوج کھڑی کر کے مشرکین مکہ نے شہر نبی کا رخ کیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں رہ کر مدافعت کرنا چاہتے تھے، لیکن اکثر صحابہ کی رائے تھی کہ شہر سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ منافقین چھٹ کر الگ ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص صحابہ نے جبل احد کے دامن میں ڈیرا ڈالا۔ حضرت عبداللہ بن مظعون اس کارزار کفر و دیں میں آپ کے ساتھ تھے۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

۴ھ میں یہودی قبیلہ بنو نضیر نے پتھر گرا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کی ناپاک کوشش کی تو انھیں مدینہ سے نکال دیا گیا۔ ابوسفیان نے بنو نضیر سے اتحاد کیا، مسلمانوں کے حلیف قبیلۂ یہود بنو قریظہ کو ساتھ ملایا، بنو غطفان، بنو سلیم، بنو سعد، بنو فزارہ اور کچھ اور قبائل سے گٹھ جوڑ کر کے شوال ۵ھ (مارچ ۶۲۷ء) میں دس ہزار کی فوج جمع کر کے مدینہ پر حملہ کر دیا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے مشورہ پر مدینہ کی کھلی طرف پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کھدوائی۔ پچھلی طرف پہاڑیاں اور ایک طرف مکانات تھے۔ اس طرح مدینہ نے قلعہ کی صورت اختیار کر لی۔ اس غزوہ کو غزوۂ احزاب کہا جاتا ہے، کیونکہ کئی گروہ ملت اسلامیہ کے خلاف اکٹھے ہو گئے تھے، اسے جنگ خندق کا نام بھی دیا جاتا ہے، کیونکہ اس میں خندق کھود کر مدینہ کا دفاع کیا گیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مظعون اس ستائیس دن طویل کڑے معرکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب خوراک کی رسد نہ ہونے کی وجہ سے اہل مدینہ پر بھوک غالب آنے لگی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مظعون بقیہ غزوات میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔

حضرت عبداللہ بن مظعون کا ایک قبطی غلام تھا جو عہد رسالت میں مسلمان ہوا،لیکن عہد فاروقی میں مرتد ہو گیا۔ اسے جرم ارتداد میں قتل کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مظعون نے ۳۰ھ میں خلیفۂ سوم حضرت عثمان کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ان کی عمر ساٹھ برس (اسی سال: ابن جوزی) ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن مظعون سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

مطالعۂ مزید: السیرة النبویة (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب (ابن عبدالبر)، الدرر فی اختصار المغازی والسیر (ابن عبدالبر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابة فی معرفة الصحابة (ابن اثیر)، البدایة والنہایة (ابن کثیر)، سیر اعلام النبلاء (ذہبی)، الاصابة فی تمییز الصحابة (ابن حجر)، محمد رسول اللہ (محمد رضا)، تاریخ اسلام (اکبر شاہ نجیب آبادی)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com